Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

Marking Scheme
Sample Question Paper (2023-24)
X Urdu Course B
Code (303)

Time:3 Hours **M.M. 80**

(حصہ-الف) (Section A)

جواب1 **(الف)** **10**

1- رضیہ سلطان التمش بادشاہ کی بیٹی تھی۔

2- رضیہ سلطان ملک ہندوستان کی ملکہ تھی۔

3- رضیہ سلطان ذہین، محنتی اور ہوشیار تھی۔

4- تخت نشین ہونے کے بعد رضیہ نے عہد کیا کہ وہ سلطنت کی ترقی اور عوام کی بھلائی کے لیے کام کرے گی۔

5- رضیہ کے بھائی عیش پسند تھے۔

(ب)

1- نظم کے شاعر کا نام اسمٰعیل میرٹھی ہے۔

2- جس نظم میں خدا کی تعریف کی جائے اسے حمد کہتے ہیں۔

3- خدا نے مٹی سے خوش نما بیل بوٹے اگائے ہیں۔

4- چڑیاں خدا کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔

5- خلعت کے معنیٰ پوشاک اور چشمہ کے معنیٰ سوتا ہے۔

جواب(2) **10**

(الف)

1- پندرہویں اور سولہویں صدی

2- کبیر کی شہرت کی وجہ ان کے دوہے ہیں۔

3- گرونانک کی تعلیمات اور شاعری پنجابی زبان میں ہے۔

4- گرونانک نے خدا پرستی اور انسانیت کا پرچار کیا۔

5- گرونانک اور کبیر دونوں کے کلام میں انسان دوستی عالمی امن اور وطن کی محبت کے جذبات ملتے ہیں۔

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

(ب)

1- پرندہ کو گزرا زمانہ یاد آتا ہے۔

2- لفظ آزادی کا متضاد قید ہے۔

3- دل پر چوٹ اس وقت لگتی ہے جب کلیوں کا مسکرانا یاد آتا ہے۔

4- پرندے کا آشیانہ قید ہونے والے پرندے کے دم سے آباد تھا۔

5- اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا۔

(حصہ-ب)(Section B)

جواب(3) (10)

یوم جمہوریہ

ہمارے ملک میں قومی تہوار بہت جوش خروش سے منائے جاتے ہیں۔قومی تہوار یوم جمہوریہ ۲۶/جنوری کو منایا جاتا ہے۔

آزادی کے تین سال بعد ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو ماہرین قانون اور ہندوستانی رہنماؤں کی مدد سے ایک دستور بنا کر اسے ہندوستان میں نافذ کیا اور ہندوستان ایک خودمختار جمہوریت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔یہی وجہ ہے کہ اس دن کو یوم جمہوریہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس تاریخ کو ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں اور گاؤں میں جشن منایا جاتا ہے۔اور وطن کی آزادی اور ملک کی سالمیت کا عہد لیا جاتا ہے۔ساتھ ہی ملک کو آزاد کرانے والے مجاہدوں کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔اس روز ترنگا لہرایا جاتا ہے اور صدر جمہوریہ کو سلامی پیش کی جاتی ہے۔قومی گیت جن گن من کے ساتھ دیگر وطن دوستی سے متعلق گیت بہت جوش وامنگ کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ ملک کے باشندے ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔اسکول میں یوم جمہوریہ کی تقریب کو بہت دھوم دھام سے مناتے ہیں۔طرح طرح کے کلچرل پروگرام منعقد ہوتے ہیں۔یہ دن نہ صرف یہ کہ ہمیں آزادی کے پروانوں کی یاد دلاتا ہے بلکہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔

اس دن کی تاریخی اہمیت ہے۔یہ تہوار ہمیں ملک کی آزادی،قومی یکجہتی اور سالمیت کا پیغام دیتی ہے۔

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

جواب(4) **(5)**

(الف)

درخواست

تاریخ ۱/مارچ،۲۰۲۳ء

بخدمت جناب پرنسپل صاحب

گورنمنٹ سینئر سیکنڈری اسکول

بلی ماران، دہلی

موضوع: دو دن کی چھٹی کی درخواست

جنابِ عالی

گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی ماہ مارچ ۱۶،۱۷ تاریخ کو ممبئی میں ہے۔ مجھے اپنے والدین کے ساتھ اس تقریب میں شریک ہونا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ ان تاریخوں میں مجھے اسکول سے رخصت عنایت فرمائیں۔

شکریہ

آپ کی فرماں بردار شاگردہ

سارہ فاطمہ

جماعت دہم

(ب)

خط

تاریخ ۱۵/مارچ ۲۰۲۳ء

12/D

سیکنڈ فلور

ہادی کالونی

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

علی گڑھ

محترم جناب والد صاحب

السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ آپ لوگ خیریت سے ہیں، پڑھ کر خوشی ہوئی یہاں رہائش کا مناسب انتظام ہو گیا ہے اور مکان مالک مناسب قیمت پر کھانا بھی فراہم کر دیتے ہیں۔

داخلہ کی ساری کاروائیاں پوری ہو چکی ہیں اور کلاس کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ یہاں کے استاد بہت اچھا پڑھاتے ہیں۔ میری طرح باہر سے آئے ہوئے کچھ دوست بھی مل گئے ہیں۔

مجھے اسکول کی فیس جمع کرنے کے لیے روپیوں کی ضرورت ہے۔ جلد ہی بھیج دیجیئے۔ میرے لیے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلم کو اور سارا کو پیار۔

آپ کا فرماں بردار بیٹا

جمیل احمد

جواب(5) **(5)**

رتن سنگھ کا شمار اردو کے ترقی پسند افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ رتن سنگھ قصبہ داؤد ضلع سیالکوٹ میں ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ تقسیم وطن کے بعد ہندوستان چلے آئے۔ ۱۹۶۲ء میں آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہوئے۔ افسانہ نگاری کا انہیں شروع سے ہی شوق تھا۔ بطور افسانہ نگار ان کا نام مشہور ہوا۔ ان کے افسانے مختصر اور سادہ ہوتے ہیں۔ انہیں قومی اور ریاستی انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا ہے۔

یا

انٹرنیٹ کا تعلق مواصلاتی نظام سے ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ فاصلوں کو نہایت ہی تیزی کے ساتھ ختم کرتا ہے۔ ہم دنیا کے کسی بھی حصے میں کسی بھی شخص سے فوراً رابطہ کر سکتے ہیں۔ ویب سائٹ میں محفوظ ہر قسم کی معلومات بٹن دباتے ہی کمپیوٹر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب خانوں سے استعفادہ کر سکتے ہیں۔ علوم کے ماہرین، تاجر، صنعت کار اور پیشہ ور حضرات اس کی مدد سے اپنا کام بہت عمدہ طریقے سے اور بہت جلدی پورا کر سکتے ہیں۔ اس سے کھیل تماشے اور دل بہلانے کا سامان مہیا کیا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کے بغیر ہماری ترقی ممکن نہیں۔

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

جواب(6) **(5)**

میر تقی میرؔ کی حالات زندگی:

میر تقی میرؔ اردو کے بہت بڑے شاعر مانے جاتے ہیں۔ وہ آگرہ میں ۱۷۲۲ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے بچپن میں ہی ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد وہ دلی میں بس گئے۔ پھر جب دلی کے حالات خراب ہوئے تو وہ لکھنؤ چلے گئے۔ وہیں ۱۸۱۰ء میں ان کا انتقال ہوا۔

میر کلاسیکی اردو غزل کے سب سے بڑے شاعر ہیں۔ وہ اردو غزل کے امام کہے جاتے ہیں۔ سادہ عام فہم الفاظ میں سوز گداز کی کیفیات پیدا کرنے میں میر کا کوئی ثانی نہیں۔ انہیں خدائے سخن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

یا

ساحرؔ لدھیانوی کی شاعرانہ اہمیت:

ساحرؔ کا اصل نام عبدالحئی ہے۔ ان کا تخلص ساحرؔ تھا۔ وہ ایک ترقی پسند فطری شاعر تھے۔ ان کے لہجے میں سوز اور اثر تھا۔ ان کے کلام میں احساس کی دلکشی تھی۔ انہوں نے سماجی اور سیاسی مسائل پر بہت خوبصورت انداز میں اشعار کہے ہیں۔ ''تلخیاں'' ان کے ابتدائی زمانے کا کلام ہے۔ پرچھائیاں، تاج محل، گریز، کبھی کبھی ان کی مشہور نظمیں ہیں۔

(Section C) حصہ(ج)

جواب(7) **(16)**

1- (ب) فعل مجہول

2- (الف) فعل

3- (ب) فتح

4- (ج) آلہ

5- (د) عالم

6- (الف) خوش قسمت

7- (ج) اشجار

8- (ب) قافیہ

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

جواب(8) (4)

۱- شہر میں بہروپیا بھیس بدل کر آیا ہے۔

۲- جنگ کے میدان میں رضیہ کے سامنے دشمنوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

۳- امتحان کا رزلٹ دیکھ کر سارا کا دل باغ باغ ہو گیا۔

۴- رزلٹ آنے پر اچھے نمبر دیکھ کر سارا نے دانتوں میں انگلیاں دبالیں۔

حصہ(د) (Section D)

جواب(9) (6)

۱- ڈاکٹر امبیڈکر کا اصل نام بھیم راؤ سکپال تھا۔ ان کا تعلق مہاراشٹر کے مہار خاندان سے تھا۔

۲- ژالہ باری سے بہت نقصان ہوئے جیسے فصلیں برباد ہو گئیں۔ غلے کے کھیتوں کا ستیاناس ہو گیا۔

۳- سبق بے تکلفی کنھیالال کپور کا لکھا ہوا انشائیہ ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ضرورت سے زیادہ تکلف اور بے تکلفی دونوں ہی پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں۔

جواب(10) (2)

۱- اردو زبان ہندوستان میں پیدا ہوئی

۲- رضیہ سلطان نے صرف ساڑھے تین سال حکومت کی۔

جواب(۱۱) (4)

۱- گلہری چھالیا توڑ سکتی ہے جو پہاڑ نہیں توڑ سکتا۔

۲- حمد کے آخری شعر میں کارخانے سے مراد دنیا ہے۔

جواب(11) (3)

۱- صنعت تشبیہ

۲- مرزا غالبؔ

۳- نظیر اکبر آبادی کا پورا نام ولی محمد تھا۔

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook

Downloaded From : https://cbseportal.com/papers

Download CBSE exam ebooks From : https://cbseportal.com/ebook